بسمہ سبحانہ

مدارج النبوت

تصنیف

شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی

ضیاء القرآن پبلیکیشنز

لاہور

پیش کش میر مراد علی خان

بسمہ سبحانہ

علامہ محمد عبد الحق محدث دہلوی کا نام محتاج تعارف نہیں ہے۔یہ اجل علماء اہلسنت میں شمار ہوتے ہیں۔آپ کے آباو اجداد اصل میں بخارا کے رہنے والے تھے جو دہلی میں آکر سکونت پذیر ہوئے جبکہ ہندوستان علوم وفنون کا بڑا مرکز تھا۔علامہ محدث شہر دہلی میں ۹۵۸ھ مطابق ۱۵۵۱ء میں پیدا ہوئے۔آپ نے بائیس سال کے سن میں اکثروبیشتر علوم دینیہ سے فراغت حاصل کرلی تھی اور اچانک حرمین شریفین کو روانہ ہوگئے اور وہاں شیخ عبد الوہاب، وخلیفہ شیخ علی متقی کی صحبت اختیار کر کے فن حدیث کی تکمیل کی اور واپس ہندوستان آئے۔

آپ کے تصانیف وتالیفات بہت ہیں مگر مشہور مدارج النبوۃ ہے۔آپ کی وفات ۱۰۵۰ھ میں واقع ہوئی۔

آپ کے تعارف میں اتنا لکھنا کافی ہے کہ یہ حصین بن نمیر جو فوج یزید میں کربلا میں تھا اُسے رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں اور ولید بن عقبہ جو عہد عثمان میں زنا کا مجرم تھا اور حالت نشہ میں صبح کی نماز دو رکعت کے بدلے چار رکعت پڑھائی تھی اُس کو بھی اکابر صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔

پیش کش

میر مراد علی خان

بیت القائم نیو جرسی

۱ كُنتُ نَبِيًا وَاٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔ ارشاد پیغمبر کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم کا جسد پانی اور مٹی کے درمیان تھا۔
جلد ۲ ص ۱۳

۲ رسول اللہ نے فرمایا کہ "میں زمانہ جاہلیت کی کسی برائی سے ملوث نہیں ہوا حتی کہ میں ہمیشہ اسلامی نکاح سے ہی پیدا ہوا۔ میں نکاح سے پیدا ہوا۔ آدم سے لیکر ابتک میرے ماں باپ کبھی جاہلیت کے زنا وسفاحت کے قریب نہیں گئے۔ میں ہمشہ اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ مصفا ،ومہذبہ میں منتقل ہوا۔ جلد ۲ ص ۱۶

۳ ام ایمن رسول اللہ کو حضرت عبداللہ کی میراث میں حاصل ہوئی تھیں۔ ص ۳۹

۴ عقد رسول اللہ کے وقت جناب ابو طالبؑ نے فرمایا "الحمد لله الذی اذهب عنا الکرب ورفع عنا الهموم، سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے مصیبتیں دور فرمائیں اور غم کو اُٹھایا۔ ص ۴۵

۵ مفسرین نے وجدك عائلا فاغنی کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ حق تعالی نے سیدہ خدیجہؓ کے مال سے باعتبار رسول اکرم کو تونگر کیا۔
ص ۴۵

۶ مواخات کے وقت رسول اکرم نے حضرت علیؑ سے کہا تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔ ص ۱۰۳

۷ عقد سیدۂ کونین کے وقت رسول اکرم نے ارشاد فرمایا "اے انس! رب العرش کے پاس سے جبریل آئے اور کہا کہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ فاطمہؑ کا نکاح، علی مرتضیٰ کے ساتھ کردو"۔ ص ۱۰۷

۸ شراب کی حرمت آنے کے بعد ایک روز عبدالرحمٰن بن عوف نے محفل ضیافت قائم کی رکھی تھی اور شراب پی کر نشہ کی حالت میں پہنچ گئے تھے اس وقت شام کی نماز کا وقت آگیا اس نماز میں انہوں نے سورہ قل یاایھا الکفرون کو اس طرح پڑھا کہ کلمہ میں "لا" جہاں تھا اُسے چھوڑ گئے۔ ایسا ہی واقعہ سعد ابن ابی وقاص کے بارے میں ہے۔ ص ۲۰۲ تا ۲۰۳

۹ اُحد میں چودہ آدمیوں کے علاوہ سب بھاگ گئے تھے۔ اُن چودہ میں عمر ابن خطاب کا نام نہیں، چنانچہ شیخ محدث نے تعجب کا اظہار کیا۔ اور عثمان بن عفان کے بھاگ جانے کا تذکرہ کیا ہے۔ ص ۱۶۱

۱۰ جناب امیر کی بہادری اور انکا ارشاد "لا کفر بعد الایمان" رسول اکرم کا ارشاد جبرئیل سے انه منی وانا منه اور جبریل کا فرمانا کہ

وانامنکما۔ غیب کی آواز لا سیف الا ذوالفقار لافتیٰ الا علی۔ ص۱۶۵

۱۱ جناب سیدہ فاطمہؑ عام عورتوں کو جو ہوتا تھا اُس نجاست سے پاک تھیں۔ ص۱۹۹

۱۲ روز خندق ارشاد رسولؐ اللہ کہ "علیؑ کا روز خندق مقابلہ کرنا قیامت تک میری اُمت کے اعمال سے افضل ہے"۔ ص۲۲۳

۱۳ روز خندق رات دن جنگ جاری رہی۔ چنانچہ ظہر، عصر، مغرب کی نماز (معاذاللہ) حضور اکرمؐ، اور تمام صحابہ سے فوت ہو گئی۔ ص۲۲۴

۱۴ روز خندق حذیفہؓ حکم رسول اللہ سے لشکر کفار میں جا کر خبر لے آئے جبکہ دیگر اصحاب بہانے کر رہے تھے۔ ص۲۲۶

۱۵ رسولؐ اللہ کی عادت تھی کہ جب کسی سفر یا کسی جنگ سے واپس آتے تو پہلے جناب سیدہؑ کے گھر آتے اور اُن کو بوسہ دیتے۔ ص۲۲۷

۱۶ حدیبیہ کے وقت عروہ ابن مسعود ثقفی نے رسولؐ اللہ سے کہا "بلاشبہ آپؐ کے گرد اوباش لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ جب ایسا وقت آئے گا تو یہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے"۔ اس پر ابو بکر کو غصہ آیا اور رسولؐ اللہ کی موجودگی اور عظمت کا خیال کئے بغیر انہیں انتہائی اہانت آمیز گالی دی۔ ص۲۶۰

۱۷ صلح حدیبیہ کا موازنہ صلح صفین سے بزبان رسول اکرم ﷺ۔ ص۲۶۷

۱۸ عمر ابن خطاب کا غصہ سے رسولؐ اکرم سے سوال و جواب کرنا اور بعد میں یہ کہنا کہ اس دن وسوسہ شیطانی اور نفس کا دھوکا میرے دل میں لاحق ہو تھا۔ ص۲۶۸

۱۹ صلح کی تحریر کے بعد کوئی ایک صحابی باوجود حکم رسولؐ اکرم کے بھی نہ اُٹھا اور نہ قربانی دی اور نہ بال ترشوایا جس پر رسولؐ اللہ غضبناک ہوئے۔ ص۲۷۱

۲۰ روز خیبر جب یہودی نے جناب امیرؑ سے آپ کا نام پوچھا اور آپ نے اپنا نام بتایا تو اپنی قوم سے کہا "قسم ہے توریت کی! تم اس شخص سے مغلوب ہو گے۔ یہ فتح کئے بغیر نہ لوٹے گا" اُس نے اوصاف علی مرتضیٰ کو توریت میں پڑھا تھا۔ ص۳۰۰

۲۱ درخیبر اور شجاعت جناب امیرؑ۔ ص۳۰۱

۲۲ جناب اسماء بنت عمیس زوجہ جعفر ابن ابی طالب بڑی دانا، عقلمند، صاحب فراست اور حسین و جمیل تھیں۔ جناب اسماءؓ کا مکالمہ جو عمر ابن خطاب سے ہوا جس میں عمر ابن خطاب نے اپنی فضلیت بتلاتے ہوئے کہا کہ "ہم نے تم سے ہجرت میں سبقت کی اس لئے ہم رسولؐ اللہ سے بہ نسبت تمہارے زیادہ مستحق اور قریب ترین ہیں"۔ جناب اسماءؓ نے فرمایا "خدا کی قسم! تم رسولؐ اللہ کے ساتھ اس لئے تھے کی حضورؐ اکرم تمہارے بھوکوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور میں رسولؐ اللہ سے کہوں گی کہ تم ہمیں ایذا دیتے ہو اور ہمیں خوف زدہ کرتے ہو"۔ جب یہ بات رسولؐ اللہ تک گئی تو آپؐ نے فرمایا "عمر کو اور ان کے ساتھیوں کو میرے نزدیک اسماء بنت عمیس سے زیادہ کوئی حق نہیں ہے"۔ ص ۳۰۴ تا ۳۰۵۔

۲۳ سریہ ذات سلاسل میں ابو عبیدہ بن الجراح کی امیری میں عمرو عاص کے پاس ایک لشکر روانہ کرنا اور اس لشکر میں ابو بکر اور عمر دونوں کا تابع کی حیثیت سے جانا اور نماز کی امامت عمرو بن عاص کا کرنا۔ جب عمر ابن خطاب نے عمرو عاص کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آگ جلائی تو عمرو بن عاص کہا "جس نے آگ جلائی میں اس کو آگ میں ڈالدوں گا"۔ اور کہا "اے عمر! تم میرے ماموروِ محکوم ہو میرا حکم مانو اور فرمانبرداری کرو"۔ ص ۳۳۷

۲۴ عمرو بن عاص کو احتلام ہو گیا اور بہت سردی تھی۔ اس نے استنجا کر کے وضو کیا اور تیمم کیا اور لشکر کی امامت کی۔ ص ۳۳۷

۲۵ فتح مکہ اور جناب امیر کی بت شکنی اور دوش رسولؐ۔ رسولؐ اللہ نے پوچھا "خود کو کیا دیکھتے ہو؟" تو جناب امیرؑ نے فرمایا "میرا سر ساق عرش سے جاملا اور جدھر میں ہاتھ پھیلاؤں وہ چیز میرے ہاتھ آجائے"۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا "یا علیؑ! تم کار حق ادا کر رہے ہو اور میرا حال کتنا مبارک ہے کہ میں بار حق اُٹھائے ہوئے ہوں"۔ ص ۳۵۱

۲۶ جب بت شکنی ہو چکی تو جناب امیر نے از راہِ ادب اپنے آپ کو اوپر سے گرادیا اور تبسم فرمایا۔ جب رسولؐ اللہ نے تبسم کی وجہ پوچھی تو فرمایا "میں نے خود کو اتنی بلندی سے گرایا اور مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچی"۔ رسولؐ اللہ ارشاد فرمایا "تمہیں تکلیف کیسے پہنچتی جبکہ تمہیں اُٹھانے والا میں اور تمہیں اتارنے والا جبریل ہو"۔ ص ۳۵۲

۲۷ جنگ حنین میں سب بھاگ گئے ۔ ثابت قدم رہنے والوں میں جناب علی مرتضٰی، عباس، ابو سفیان بن الحارث، ربیعہ بن الحارث، پسر ان عباس، اسامہ بن زید، ام ایمن کے بھائی، ابن ام ایمن، عقیل اور اہلبیتؑ میں سے چند افراد تھے۔ ص ۳۷۳

۲۸ ابو بکر اور عمر ابن خطاب کا تنازعہ اور دربار رسالت میں جھگڑا اور وہ بھی بلند آواز سے جس پر آیت قرآنی کا نزول اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو۔ ص ۳۹۷

۲۹ عائشہ اور حفصہ کا رسول اللہ سے نفقہ طلب کرنا اور ان دونوں کے باپ کا اپنی اپنی بیٹیوں کو مارنا۔ ص ۴۰۵

۳۰ حدیث منزلت۔ ص ۴۱۶

۳۱ سورۃ براءت۔ ص ۴۴۹

۳۲ مباہلہ نجران۔ ص ۴۵۵

۳۳ غدیر خم: ارشاد رسول اللہ حدیث ثقلین۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ عمر ان خطاب کا کہنا مبارک ہو تم ہر مرد و زن کے مولا۔ اسنادات حدیث غدیر خم۔ ص ۴۶۷ تا ۴۷۵

۳۴ جیش اسامہ اور رسول اللہ کا حکم کہ اس لشکر میں ابو بکر، عمر ابن خطاب، عثمان بن عفان، سعد ابن ابی وقاص، اور ابو عبیدہ بن جراح وغیرہ کو بجز علی ابن ابی طالب کے اسامہ کی سرداری میں جائیں۔ جب وہ لوگ ایک غلام کمسن کو ترجیح دیتے ہوئے دیکھا تو رک گئے نہیں گئے۔ اس پر رسول اللہ گراں گذرا اور غصہ آیا اور منبر پر تشریف لا کر خطبہ دیا اور کہا "اسامہ تم میں سب سے زیادہ خیر پر ہے"۔ عمر ان خطاب اپنی خلافت کے زمانہ میں اسامہ کو دیکھتے تو کہتے " السلام علیك ایها الامیر"۔ ص ۴۸۳

۳۵ ابو بکر اور عمر لشکر اسامہ میں نہیں گئے اور مدینہ میں ہی تھے۔ ص ۴۸۴

۳۶ رسول اللہ کو باوجود منع کرنے کے دوا پلانا اور پھر آپ سب کو وہی دوا پلانا اور اس پر بحث کہ یہ کیوں کیا۔ ص ۴۹۴

۳۷ حدیث قرطاس اور عمر ابن خطاب کا کہنا۔ اور رسول اکرم کو سب کو اپنے دربار سے نکالدینا۔ اور ابن عباس کا گریہ کرنا یاد کر کے۔ ص ۴۹۵

۳۸ عمر ابن خطاب کی ملامت اور رسول اللہ کا فرمانا کہ اللہ تعالیٰ منع کرتا۔ وجہ عمر جہیر الصوت۔ ص ۴۹۶

۳۹ رسول اللہ نے وقت آخر اپنی ازواج کو نصیحت فرمائی "تم پر لازم ہے کہ تم اپنے گھر کے گوشے میں محفوظ رہو" اور اس آیہ کریمہ کو پڑھا
وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولىٰ ۔ ص ۵۰۳

۴۰ جب جناب سیدہ رونے لگیں تو رسول اللہ نے فرمایا "اے میری بیٹی! روؤ نہیں کیونکہ تمہارے رونے سے حاملین عرش روتے ہیں"۔

۔ص۵۰۶

۴۱ جس وقت ملک الموت قبض روح کے لئے آئے تو جناب سیدہؑ بالین پر موجود تھیں اور ملک الموت نے فرمایا" السلام علیکم اھلبیت النبوۃ و معدن الرسالۃ و مختلف الملائکۃ "۔ص۵۰۶

۴۲ رسولؐ اللہ نے وقت آخر فرمایا "میرے بھائی علیؑ کو بلاؤ"۔جب حضرت علیؑ آئے اور سرھانے بیٹھ گئے اور حضور اکرمؐ کے سر مبارک کو اپنے زانو پر رکھا۔اور فرمایا "اے علیؑ! تم ان لوگوں میں ہو جو حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے۔اور میرے بعد بہت سی ناگوار باتیں تمھیں پیش آئیں گی تمھیں لازم ہے کہ دل تنگ نہ ہونا اور صبر کرنا۔اور جب تم دیکھو کہ لوگ دنیا پسند کرتے ہیں تو تم آخرت کو اختیار کرنا"۔ص۵۰۷

۴۳ وقت وفات رسولؐ اللہ کا سر اقدس حضرت علیؑ کے زانو پر تھا جسے حاکم اور ابن سعد متعدد طریقوں سے روایت کرتے ہیں۔اسکی وضاحت یہ ہے کہ عائشہ سر اقدس کو رکھ کر اپنا منہ پیٹتی کھڑی ہو گئیں۔ص۵۰۸

۴۴ جب اہلبیتؑ نے جنازہ رسولؐ پر نماز پڑھ لی تب تک لوگوں کو معلوم ہوا کہ کیا پڑھیں اور کیا دعا کریں۔پھر لوگوں نے عبداللہ ابن مسعود سے پوچھا تو انہوں نے کہا تم حضرت علیؑ سے پوچھو۔تب حضرت علیؑ نے دعا بتلائی۔ص۵۱۸

۴۵ مروان نے امام حسنؑ کو اپنے نانا کے پہلو میں دفن ہونے سے روکدیا۔عائشہ نے عبدالرحمٰن بن عوف کو اجازت دی تھی کہ وہ پہلو رسولؐ میں دفن ہو سکتے ہیں مگر یہ میسر نہ ہوا۔ص۵۲۱

۴۶ فضائل سیدہؑ عالم ،حدیث کساء۔ص۵۴۱ تا ۵۴۳

۴۷ جناب خدیجہؑ کی فضیلت میں۔ص۵۴۷ تا ۵۵۱

۴۸ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسولؐ اکرم نے حجتہ الوداع میں اپنی ازواج سے فرمایا یہ حجتہ الاسلام تھا جو گردنوں سے اُتر گیا اس کے بعد اپنے بستروں کو غنیمت جانو او اپنے گھر سے باہر نہ نکلو۔ص۵۵۰

۴۹ ام ایمن یہ رسولؐ اللہ کی باندی تھیں جو اپنے والد ماجد عبداللہؑ کی میراث میں حضور اکرم ﷺ کو ملی۔ص۵۸۱

۵۰ حضور اکرم ﷺ نے جناب امیر کا نام صدیق رکھا بحوالہ ریاض النضرۃ۔ اور دیگر فضیلتیں۔ ص ۶۲۳

۵۱ عمر ابن خطاب ہمیشہ حذیفہؓ سے فتنہ اور نفاق کی علامات پوچھا کرتے تھے اس لئے رسولؐ اللہ نے حذیفہؓ کو صفات منافقین بتلادے تھے اور حذیفہؓ منافقوں کی ذاتوں اور ان کی شخصیتوں اور ان کے ناموں کو خوب پہچانتے تھے کہ کون کون ہیں۔ ایک مرتبہ عمر ابن خطاب نے حذیفہ سے پوچھا کہ " کیا میرے اندر کوئی نفاق کی علامت پاتے ہو؟"۔ ص ۶۴۶

۵۲ حدیث ردشمس برائے جناب امیر اور اس کی صحت پر بحث۔ ص ۳۱۰ تا ۳۱۲

۵۳ " وازواجه أمهاتكم۔" حضورؐ اکرم کی ازواج آپ کے بعد امت پر حرام قرار دیدی گئیں۔ اس کی تفسیر میں ہے طلحہ نے کہا تھا کہ جب رسولؐ اکرم اس دنیا سے چلے جائیں گے تو وہ عائشہ سے نکاح کروں گا۔ اور بعض کتابوں میں ہے کہ یزید دمشقی نے عائشہ کے بارے میں طمع کی تو لوگوں نے اس پر یہ آیت پڑھی"۔ "اور ماں کا حکم میں ہونے کا مطلب تحریم نکاح ہے نہ کہ نفقہ اور میراث کے جواز میں اور یہ حکم ان کے غیر کے ساتھ متعدی ومتجاوز نہیں ہوتا۔ مثلاً کوئی یہ کہے کہ حضورؐ کی صاحبزادیاں مسلمانوں کی بہنیں ہیں۔ روایت ہے کہ اشعث بن قیس نے مستعذہ عورت سے عمر ابن خطاب کے زمانہ میں نکاح کیا تھا۔ اس پر عمر ابن خطاب نے ارادہ کیا رجم کرنے کا۔ جلد اول صفحہ ۱۸۱

۵۴ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "ہر نبی کی اولاد اس کے صلب سے ہے۔ اور میری اولاد علی مرتضٰی کے صلب سے ہے"۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا امام حسن اور امام حسین کی شان مبارک میں "یہ دونوں میری بیٹی کے فرزند ہیں اے اللہ! میں ان دونوں کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ۔ اور جو انہیں محبوب رکھے تو اسے بھی محبوب رکھ"۔ دوسری حدیث میں آیا کہ: بیشک یہ میرے دونوں فرزند میرے پھول ہیں"، امام حسنؑ یا امام حسینؑ مسجد نبوی میں آئے اور بحالت سجدہ حضورؐ اکرم کی پشت مبارک پر بیٹھ گئے۔ اور مباہلہ والی آیت " ندع ابنانا" (ہم اپنے فرزندوں کو بلائیں) بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ جلد اول صفحہ ۱۸۲۔

۵۵ آنحضرتؐ کے خصائص میں سے یہ ہے کہ آپ کی صاحبزادیوں کی موجودگی میں کسی اور سے نکاح نہیں کیا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ جب کسی شخص کے نکاح میں آپ کی صاحبزادی ہو تو اسے جائز نہیں تھا کہ آپ کی صاحبزادی پر کسی عورت کو نکاح میں (سوت بنا کر) لاسکے۔ (اب ناظرین بخاری کی اُس روایت پر غور کریں کہ "جب ام کلثوم دختر رسولؐ زوجہ عثمان بن عفان نے وفات پائی اور وقت دفن قبر آنحضرتؐ نے یہ فرمایا کہ قبر میں وہ اُترے جو آج کی شب اپنی زوجہ کے پاس نہیں گیا۔ چنانچہ عثمان بن عفان نہیں اُترے اس لئے کہ وہ رات صحبت کر چکے تھے۔ اس پر ابوطلحہ قبر میں اُترے رسولؐ اللہ عثمان کے نہ اُترنے پر ناراض تھے اور رو رہے تھے۔ (بخاری جلد دوم کتاب الجنائز ص ۲۶۲، جلد ۵ ص ۲۷۳) جلد اول صفحہ ۱۸۳۔

۵٦ ایک صحابی طعمہ بن ابرق نے قتادہ بن نعمان کے گھر چوری کی اور الزام ایک یہودی ابن سمین پر لگایا اور گواہی میں اپنے قبیلہ کے لوگوں بلایا جس پر صفائی میں آیت نازل ہوئی اور طعمہ کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ بھاگ گیا۔ جلد ۲ ص ۲۰۱

۵۷ عروہ بن مسعود ثقفی جو حدیبیہ کے وقت رسول اکرم کی خدمت میں آیا اور کہا "بلاشبہ آپؐ کے گرد اوباش لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ جب وقت پڑتا ہے تو وہ آپؐ کو تنہا چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں" اس پر ابو بکر نے عظمت رسولؐ اور احترام رسول کا کوئی خیال نہ کیا اور انتہائی گندی گالی دی" امصص بظظر لات "امصص کے معنی چاٹنا اور بظر عورت کی شرم گاہ اور لات قریش کا بت۔ جلد ۲ ص ۲٦۰۔

۵۸ حضور اکرم کے حکم کے باوجود کسی صحابی نے نہ تو سر کے بال کٹوائے اور نہ ہی قربانی دی جس پر آپؐ غضبناک ہوئے جلد ۲ ص ۲۷۱

۵۹ ماعزؓ (جن کو حضرت کا لقب بھی لگا ہوا ہے اور ساتھ ساتھ رضی اللہ عنہ بھی) صحابی رسول نے اقرار کیا کہ اُنہوں نے چار بار زنا جیسے گناہ کا ارتکاب کیا۔ چنانچہ انہیں سنگسار کیا گیا۔ جلد ۲ ص ۴۰۹۔

٦۰ تبوک کے وقت اصحاب کی ایک جماعت نے چونکہ اس سفر میں محنت اور مشقت اور سختیاں تھیں عذر ظاہر کیا اور ایک جماعت نے بغیر عذر کے تخلف اختیار کیا اور بیٹھے رہے اور دوسروں کو بھی ہوا کی سختی اور سخت گرمی وغیرہ سے خوف دلا کر روکتے رہے۔ جلد ۲ ص ۴۱۵۔

٦۱ ایک رات عائشہ نے رسولؐ اللہ کا رات کی تاریکی میں تعاقب کیا اور جب آپؐ نے استفسار کیا تو کہا کہ "میں سمجھی شائد آپ کسی اور زوجہ کے پاس مجھ سے چھپ کر جا رہے ہونگے اس لئے تعاقب کیا۔ اس پر حضور اکرم نے فرمایا "شیطان نے تمہیں اس پر اُبھارا ہے" جلد ۲ ص ۴۸۷۔

٦۲ ایک دن عائشہ نے حضور اکرم کی زوجہ صفیہ سے جھگڑا کیا اور ان کو کہا کہ تو کافی ہے، وہ ایسی ویسی ہیں۔ حضور اکرم نے سن کر فرمایا" اے عائشہ! تو نے ایسی بات کہی ہے اگر اسے دریا میں ڈالیں تو اس کا رنگ بدل جائے" (یعنی اتنی گندی)۔ جب آپ صفیہ کے پاس تشریف لائے تو آپ سے صفیہ نے شکایت کی کہ "عائشہ کہتی ہیں کہ وہ مجھ سے بہتر ہیں" اس پر رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ "تم نے کیوں نہیں کہا کہ تم کیونکر مجھ سے بہتر ہو۔ حالانکہ میرے باپ ہارونؑ اور میرے چچا موسیٰ علیہ السلام ہیں"۔ جلد ۲ ص ۵٦۸

٦۳ مسعذہ جن کا اصلی نام اسماء تھا اور ایک بادشاہ کی بیٹی تھی اور بہت خوبصورت تھیں جب حضورؐ نے ان سے عقد کیا اور تمام لوگ ان کی خوبصورتی کو دیکھ کر رشک کرنے لگیں چنانچہ خلوت میں آنے سے قبل عائشہ اور حفصہ مہندی لگانے کے بہانے ان کے حجرہ میں گئیں اور کہا کہ جب رسولؐ اللہ تجھ سے خلوت فرمائیں تو تم کہنا" اعوذ باالله منك" تو شوہر تجھے بہت چاہے گا"۔ چنانچہ جب حضورؐ نے شرف قرب چاہا تو اس عورت نے وہی کہا جو عائشہ اور حفصہ نے سکھایا تھا۔ حضور اکرم اس سے دور ہو گئے اور فرمایا تو نے بڑی پناہ مانگی ہے اُٹھ اور

اپنے لوگوں میں چلی جا۔جب حضور کو پوری کیفیت معلوم تو آپؐ نے عائشہ اور حفصہ سے کہا کہ تم عورتیں یوسف والیاں ہیں اور بڑی مکر کرنے والیاں ہیں۔ جلد ص ۵۷۲

۶۴ حضور اکرم نے زید کے بارے میں فرمایا لوگو یہ زید میرا بیٹا میرا متبنیٰ ہے وہ میرا وارث اور میں اس کا وارث ہوں۔ جلد دوم ص ۵۹۴